احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار - ۲ - صفر ۱۴۱۳ھ، ۳- ظہور ۱۳۷۱ہش، ۳- اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب کچھ خدا کی خاطر کریں

تم نے جو کچھ کرنا ہے خدا تعالےٰ کی خاطر کرنا ہے ۔ اور خدا تعالےٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے اور وہی اس کا اجر دے گا ۔ اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرتا ہے اور دوسرا شخص اس احسان کو بھول جاتا ہے ۔ یا اس کے احسان کی قدر نہیں کرتا تو یہ اس کا قصور ہے ۔ تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم احسان کرتے چلے جاؤ ۔

(حضرت امام جماعت الثانی ۔ خطبہ فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء)

ہُوا مَیں تیرے فضلوں کا منادی

دنیا بھر کے ممالک میں جماعت احمدیہ پر ہونیوالے افضال و انعامات کا ایمان افروز تذکرہ

۱۳۰ - ممالک میں احمدیت قائم ہے ۔ ۵۷۳ نئی جگہوں پر احمدیت کا قیام ۔ ۳۰۷ نئی بیوت الذکر کی تعمیر

افریقہ کے ۱۸ ممالک میں ۱۵۷ مراکز قائم ہیں جبکہ دنیا بھر میں ۱۲۷ باضابطہ مراکز کام کر رہے ہیں

مخلص احمدیوں کی قربانیوں کا شاندار تذکرہ ۔ نئی صدی کی کامیابیوں کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب

اسلام آباد (برطانیہ) یکم اگست ۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا رُوح پرور ذکر فرمایا اور بتایا کہ گذشتہ سال تک دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں احمدیت قائم تھی ۔ اس سال اس تعداد میں چار ممالک کا اور اضافہ ہو گیا ہے ۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۳۰ ممالک میں احمدی آباد ہیں ۔ دنیا کے کئی ممالک میں احمدی ہونے والوں کی رفتار ایسی ہے کہ گویا فوج در فوج لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں ۔ چنانچہ ایک ملک میں اس سال ۱۱ ہزار ۴۷۵ افراد احمدیت میں داخل ہوئے ۔ حضور نے فرمایا کہ یہ نئی صدی کے آثار ہیں جو خدا کے فضل سے بڑھتے جا رہے ہیں اور بڑھتے چلے جائیں گے ۔

جلسہ کے دوسرے دن کے اس دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز لندن کے وقت کے مطابق شام ۵ بجے اور پاکستان کے وقت کے مطابق رات ۹ بجے ہوا ۔ تلاوت ترجمہ اور حضرت بانی سلسلہ کے منظوم کلام کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ محترم آفتاب احمد خان صاحب کو سٹیج پر بلایا تاکہ وہ اس اجلاس سے خطاب کرنے والے معزز مہمانوں کا تعارف کروائیں ۔ محترم آفتاب احمد خان صاحب نے بتایا کہ ہمارے آج کے پہلے مہمان مقرر محترم بابا صاحب ہیں جو کہ حضرت بابا گورونانک کے خاندان کی ۱۵ ویں پشت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور حضرت بابا گورونانک کا مقدس چولہ بھی انہی کی تحویل میں ہے ۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ چولہ بابا نانک کی زیارت کے لئے گئے تو ان ہی کے بزرگوں نے حضور اور حضور کے ساتھیوں کا شاندار استقبال کیا اسی وقت سے ان کے خاندان کے حضرت بانی سلسلہ سے مخلصانہ تعلقات قائم ہیں ۔

مکرم بابا صاحب مائیک پر تشریف لائے تو احباب نے حضرت بابا گورونانک زندہ باد کے نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا ۔ انہوں نے پنجابی (گورمکھی) میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج کے جلسہ پر میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو لاکھ لاکھ مبارکباد دیتا ہوں مجھے بہت خوشی ہے کیونکہ آج حضرت بابا گورو نانک کی اولاد کی ۱۵ ویں پشت کو جماعت احمدیہ کو مبارکباد دینے کا موقع ملا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیان میں پیدا ہوئے اور اسی ضلع گورداسپور میں ڈیرہ بابا نانک واقع ہے جہاں کا میں بھی رہنے والا ہوں ۔ انہوں نے کہا کہ میری درخواست ہے کہ اب جب بھی قادیان میں جلسہ ہو ہمیں اسکی اطلاع دی جائے اور میں خود بسیں مہیا کر کے ساری سنگت کو قادیان بھیجوں گا ۔ اگر واہگہ بارڈر کے راستے آئیں تب بھی میں بارڈر پر آپ کا استقبال کروں گا ۔ ان کی اس بات پر احباب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے زبردست نعرے لگا کر اپنے جذبات کا اظہار کیا حضور ایدہ اللہ نے بھی ان کا شکریہ ادا کیا ۔ تقریر کے بعد محترم بابا صاحب نے حضور سے مصافحہ اور معانقہ کیا ۔

اس تقریب کے دوسرے مہمان مقرر جناب ہربنس سنگھ کنول میئر ہنسلو تھے ۔ محترم آفتاب احمد خان صاحب نے بتایا کہ یہ بہت بڑی آبادی ہے ۔ اور یہاں کے کونسلر ہمیشہ جماعت احمدیہ سے مخلصانہ تعلقات رکھتے ہیں ۔ فاضل مقرر نے انگریزی میں خطاب کرتے کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں آج یہاں آپ لوگوں کے درمیان موجود ہوں ۔ انہوں نے جماعت کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے کونے کونے سے احمدی افراد یہاں آئے ہیں اس سے جماعت احمدیہ نے بھائی چارے کی فضا حاصل کی ہے اور اس تقریب سے آپ کے اتحاد کا جو مظاہرہ ہوا ہے اس سے میں بہت خوش ہوں ۔ انہوں نے کہا کہ انسانیت کی بھلائی کے لئے جو لوگ بھی کام کرتے ہیں اس کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی جماعت احمدیہ کی مدد کرتا رہے گا ۔ تقریر کے اختتام پر انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے شرف مصافحہ حاصل کیا

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب

اس کے بعد زبردست نعروں کی گونج میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ مائیک پر تشریف

باقی صـ۷ پر

درخواست دعا

خاکسار کے برادر اصغر مکرم فیض محمد صاحب صادق ایڈووکیٹ کا انگلستان میں سر کا آپریشن تو خدا کے فضل سے کامیابی سے ہو گیا ہے ۔ کچھ اثرات باقی ہیں جن کے لئے چھ ہفتہ کے بعد شعاعوں سے علاج کیا جائے گا ۔ مکمل صحتیابی کیلئے درخواست دعا ہے ۔

نسیم سیفی

مکرم ناصر احمد صاحب پرواز ی کی صحت کی کیفیت

آپ لکھتے ہیں : چار جولائی کو خاکسار پر دل کا شدید حملہ ہوا ۔ فوری طور پر ہسپتال میں داخل ہونا پڑا ۔ شام تک طبیعت سنبھل گئی مگر اگلے روز ہسپتال

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۳۔ اگست ۱۹۹۲ء

انسان کی حیثیت

دنیا کا ہر ذرّہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ کوئی نہ مانے تو وہ "مَیں نہ مانوں" والی بات ہے۔ اور ایسے شخص کو سمجھانا مشکل ہے۔ جس طرح کہتے ہیں کہ سوتے کو تو جگاؤ جاگتے کو کیسے جگاؤ۔ اسی طرح اگر نہ ماننا چاہے تو یہ اور بات ہے ورنہ تو خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہر ذرّہ کی زبان سے ببانگ دُہل سُنائی دئے جا رہے ہیں۔

انسان سمجھتا ہے کہ وہ بہت کچھ ہے۔ اور ایک رنگ میں ہے بھی۔ اسکے پاس کیا نہیں ہے۔ آنکھیں ہیں کان ہیں۔ وہ دیکھتا ہے۔ وہ سُنتا ہے۔ اور جو چاہے کرتا ہے۔ لیکن نہیں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ آنکھیں تو ہیں لیکن کیا صرف آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر روشنی نہ ہو۔ گھُپ اندھیرا ہو تو انسان کس طرح دیکھ سکتا ہے۔ کان ہیں لیکن کیا صرف کانوں سے سُنا جا سکتا ہے۔ اگر ہَوا نہ ہو تو اس تک آواز کیسے پہنچے۔ اگر ہم غور کریں تو یہ بات نہائت اہم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب کچھ دے کر۔ سب کچھ اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور یہ اس کی ہستی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ نادان انسان اترائے تو اترائے کہ اس کے پاس سب کچھ ہے لیکن عقلمند سمجھتا ہے کہ اس کے پاس سب کچھ ہوتے کے باوجود اس کے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی منشاء اور اسکی دی ہوئی توفیق کے بغیر ایک قدم نہیں اٹھا سکتا۔ ایک لمحہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کے کُلی استعمال پر اسے اختیار نہیں ہے۔

ہمارے دل کی بھی یہی کیفیت ہے۔ خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو یہ ڈانواں ڈول ہو جائے۔ مانی ہوئی باتوں سے انکار کر دے اور انکار کرنے والی باتوں کو ماننے لگ جائے اور یہ بھی نہ سمجھ پائے کہ ایسا کیونکر ہو گیا۔ اگرچہ ماننا اور نہ ماننا اس کے اپنے اختیار میں ہے لیکن یہ اختیار بھی ویسا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے ثبوت ہر دم اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہے۔ وہی مقلب القلوب ہے۔ انسان دعا کر کے کوئی کام کرے تو اسے تسکین بھی ہوتی ہے۔ کامیابی کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے محبت بھی پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ بڑھتی ہے۔ یہ بھی اسکی ہستی کا ثبوت ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں جب تک روشنی نہ ہو۔ اور کان نہیں سُن سکتے جب تک ہَوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کچھ اس نے ہمیں دیا ہے اس کے ساتھ اپنی تائید بھی شامل رکھے۔

گومگو انداز ہے اغیار کا
میری باتوں میں ہے صلحِ کُل کا رنگ
ہر اشارہ ہے مرا پیغامِ امن
انکی ہر اک بات ہے تصویرِ جنگ

ــــــ ابوالاقبال

غزل

ہے عبادتوں کی تو بات کیا کہ یہ اِک نصاب کی بات ہے
ہو شریکِ دردِ جہان یہ بھی بڑے ثواب کی بات ہے

تیری محفلوں میں تو واعظا کوئی دل سکون نہ پا سکا
کبھی تذکرہ ہے عذاب کا تو کبھی عتاب کی بات ہے

تجھے روشنی کی طلب ہے تو میرا شہر آکے بھی دیکھ لے
کہیں چرچے ماہِ مبین کے کہیں آفتاب کی بات ہے

کبھی منزلوں کی تلاش ہے کبھی منزلوں پہ قیام ہے
وہ میرے شعور کی کاوشیں ہیں یہ میرے خواب کی بات ہے

ہے درازِ دستِ دعا مرا جو ملے اسے وہ تری عطا
یہ میرے سوال کا ظرف ہے وہ ترے جواب کی بات ہے

تیرے ہوتے درگہِ غیر سے مَیں امید حُسنِ عطا کروں
میرے ساقیا! یہ میرے لئے تو بڑے حجاب کی بات ہے

یہ وہ مَے ہے پی کے جسے ملے مجھے آگہی بھی شعور بھی
جو تیری نظر سے چھلک رہی ہے یہ اِس شراب کی بات ہے

تُو ہو سامنے بھی اگر کبھی تو نگاہِ شوق جھکی رہے
تیری دید کی نہ مجال ہے نہ یہ میری تاب کی بات ہے

مجھے کیا پتہ میری کیا اَدا تیری بارگہ میں قبول ہو
کہ میرے عمل کی پرکھ تو بس تیرے احتساب کی بات ہے

یہ کتابِ ذات ہے دوستو یونہی سرسری نہ اسے پڑھو
نہ سرِ ورق کی یہ دلکشی نہ یہ انتساب کی بات ہے

کوئی باب اس کا لہو لہو کوئی باب اس کا حنا حنا
یہ جو خونِ دل سے رقم ہوئی ہے یہ اس کتاب کی بات ہے

ہیں اسی کے خامے کی سرخیاں کہ ورق ورق ہیں بکھر گئیں
نہیں جس کا کوئی جواب یہ اُسی لاجواب کی بات ہے

اِنہی پردہ ہائے وجود میں وہ تجلّیات نہاں ہوئیں
رُخِ یار سے جو نہ اُٹھ سکا یہ اسی نقاب کی بات ہے

جو کلی ہو دل کی کھِلی ہوئی تو نظر نظر میں چمن کھِلیں
نہ بہار رُت کا ہے ذکر یاں نہ گُل و گلاب کی بات ہے

کرو سوز پیدا کچھ اس طرح کہ دلوں میں آگ دَہک اُٹھے
کہ دعاؤں کے تو معاملے فقط اضطراب کی بات ہے

جو نِگاہ جھک بھی گئی تو کیا، جو جھُکا یہ سر بھی تو فائدہ؟
کہ ندامتوں کی حکائتیں دلِ آب آب کی بات ہے

جو وفا کا ذکر ہُوا کبھی تو نِگاہ آپ کی جھک گئی
یہ گمان آپ کو کیوں ہُوا کہ یہ آنجناب کی بات ہے

مَیں یقیں دلاؤں کسے کسے کوئی بات ایسی ہوئی نہیں
کہ ہر اک مقام پہ ہر جگہ تیرے اجتناب کی بات ہے

کوئی عمر ہو کوئی دَور ہو پہ دلوں میں جذبے جواں رہیں
میرا دل نہیں اسے مانتا کہ یہ بس شباب کی بات ہے

نہ تو ہست ہے نہ عدم میرا کروں مان خود پہ مَیں کس طرح
کہ میرے وجود کی بات تو یہی اک حباب کی بات ہے

کبھی بات حُسن طلب کی ہے کبھی بات حُسنِ عطا کی ہے
کہیں قسمتوں کے ہیں فیصلے کہیں انتخاب کی بات ہے

صاحبزادی امۃ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

سوئے آبے تشنہ را باید شتافت
ہر کہ جست از صدقِ دل آخر بیافت

پیاسے کو پانی کی طرف دوڑنا چاہیئے جس نے صدقِ دل سے تلاش کی اس نے آخرکار مقصود پالیا۔

آں خرد مند یکہ جوید کوئے یار
آبرو ریزد ز بہرِ روئے یار

وہ آدمی عقلمند ہے جو یار کی گلی ڈھونڈتا ہے اور روئے یار کی خاطر اپنی عزت ڈبوتا ہے۔

خاک گردد تا ہوا بربایدش
گم شود تا کس رہے بنمایدش

وُہ خاک بن جاتا ہے کہ ہوا اسے لے اڑے اور فنا ہو جاتا ہے تاکہ کوئی اسے رستہ دکھادے۔

بے عنایاتِ خدا کار است خام
پختہ داند ایں سخن را والسّلام

خدا کی مہربانی کے بغیر کام ادھورا رہتا ہے عقلمند ہی اس بات کو جانتا ہے۔ پس سلامتی ہو۔

حضرتِ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی تلاش کرنے والے کو پیاسا اور اللہ تعالیٰ کو پانی کہہ کر فرماتے ہیں کہ جو شخص پیاسا ہے اسے پانی کی طرف دوڑنا چاہیئے۔ یعنی جو خدا تعالیٰ کا طالب ہے اسے چاہیئے کہ وُہ اللہ تعالیٰ کی جستجو کرے۔ اور یہ بھی یاد رکھے کہ ہر وہ شخص جو صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ کو تلاش کرتا ہے وہ اسے پالیتا ہے جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ یہ بات بیان ہو چکی ہے۔ اس بات کا کوئی امکان ہی نہیں کہ انسان صدق دل سے خدا تعالیٰ کو تلاش کرنے کی کوشش کرے تو اسے پا نہ لے ہر وہ دل جو خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اس پر ظاہر کر دیتا ہے اور وہ اسے پالیتا ہے یہ ایک ایسی بات ہے جس کے خلاف نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہی آئندہ ہونے کا امکان ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ عقلمند آدمی وہ ہے جو یار کی گلی ڈھونڈتا ہے اور تلاش کرنا اصل میں اسی بات کا نام ہے کہ جہاں انسان کا دوست اور محبوب رہتا ہو وہ اس جگہ کو تلاش کرے اور وہاں جائے اور اس بات کی ہرگز پرواہ نہ کرے کہ ایسا کرنے سے اسے لوگ بے عزت کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ اپنی عزت اور آبرو کے خیال کو یکسر ترک کر دے اور صرف اپنے محبوب کی تلاش میں چلتا چلا جائے اور جائے بھی اُس طرف یعنی اُس گلی کی طرف جہاں وہ رہتا ہے۔ گلی یہاں استعارہ کے طور پر استعمال ہوئی ہے اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف قدم اٹھائے اور اپنی عزت اور آبرو کی ہرگز پرواہ نہ کرے تو وہ دیکھے گا کہ وہ خدا تعالیٰ کو پالیتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ عجز و انکسار کی وجہ سے اپنے آپ کو گرد و غبار کی طرح بنادے تا اسے ہوا لے کر اڑ جائے اور حقیقت یہ ہے کہ جو انسان عجز و انکسار کی وجہ سے گرد و غبار کی طرح بن جاتا ہے تو ہوا اسے اس کے محبوب ہی کی طرف لے کر جاتی ہے اور کوئی نہ کوئی اسے وہ راستہ دکھا دیتا ہے جس راستے پر چل کر وہ اپنے محبوب یعنی خدا تعالیٰ کو پالیتا ہے۔ لیکن ان ساری باتوں کے وجود میں آنے کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نظرِ عنایت سے دیکھے تب اس کے کام پایہ تکمیل تک پہنچ سکتے ہیں اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو اپنی طرف متوجہ نہ کر سکے تو اس کے تمام کام ادھورے اور نا تمام رہ جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو حقیقی طور پر عقلمند ہے اس بات کو جانتا ہے اس لئے وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وُہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کروا سکیں اور وہ ہمیں اپنے تمام کام مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ کام دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی تلاش سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔

تقدیر کی باتیں

میری تحقیقات یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے اس مسئلہ کے نام ایسے رکھے ہیں جو غلط ہیں اس لئے اصل مسئلہ مشکل اور مخلوط ہو گیا ہے۔ اور ایسا بہت دفعہ ہوتا ہے کہ غلط نام رکھنے سے دھوکا لگ جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کا نام نیک بندہ ہو اور کہا جائے کہ فلاں نیک بندہ نے بہت بُرا کام کیا ہے تو سننے والا حیران رہ جائے گا۔ کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے اور تعجب کرے گا کہ ایک طرف تو یہ شخص اسے نیک بندہ کہتا ہے اور دوسری طرف اس پر عیب بھی لگاتا ہے۔ تو اگر کسی کا غلط نام بامعنے ہو تو اس سے بہت مغالطہ لگ جاتا ہے۔ ہاں اگر بے معنے نام ہو تو دھوکا نہیں لگتا۔ مثلاً یہ کہیں کہ رُلدو نے چوری کی یا ڈاکہ مارا تو کسی کو اس فقرہ پر تعجب نہیں آتا اور اگر کہا جائے رُلدو خدا کا پیارا اور نیک بندہ ہے تو بھی کوئی تعجب نہیں آتا۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ فلاں خدا پرست (جو عبداللہ کا ترجمہ ہے) نے شرک کیا تو سخت حیرانی آتی ہے۔

پس بامعنے نام جو غلط طور پر رکھے جاویں ان سے دھوکہ لگ جاتا ہے۔ ایسا ہی ان لوگوں کو ہوا ہے۔ تقدیر کا لفظ تو صحیح ہے لیکن اس کے مقابلہ میں جو نام وہ رکھتے ہیں ان کے معنے بالکل الٹے ہوتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ تقدیر کے بالمقابل انسانی فعل کا نام تدبیر رکھتے ہیں بعض دونوں کا نام جبر اور اختیار رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں نام غلط ہیں۔ اور ان الفاظ کے معنوں کا اثر اصل مسئلہ پر پڑ گیا ہے۔ اور اس وجہ سے یہ مسئلہ غلط ہو گیا ہے

تو پہلی غلطی انہوں نے یہ کی کہ نام غلط رکھا ہے اور صرف یہی نام غلط نہیں بلکہ ان دونوں شقوں کے جس قدر نام انہوں نے رکھے ہیں وہ سب کے سب غلط ہیں۔ مثلاً تقدیر اور تدبیر (۲) جبر اور اختیار (۳) قدرت قدیمہ و قدرت حادثہ۔ لیکن یہ نام بحیثیت مجموعی پوری طرح تسلی نہیں کرتے۔

تقدیر تو ٹھیک ہے لیکن اس کے مقابلہ میں تدبیر انسانی فعل کو کہنا غلط ہے۔ کیونکہ تدبیر خدا بھی کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بعض خاص کاموں کی تدبیر کر کے ان کو زمین کی طرف بھیجتا ہے۔ پھر وہ ایک ایسے وقت میں جس کی مقدار انسانی سالوں کے ایک ہزار سال کے برابر ہوتی ہے اس کی طرف چڑھنا شروع کرتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر تو اللہ تعالیٰ بھی کرتا ہے مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ تدبیر وہ ہے جس میں خدا کا کوئی دخل نہ ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ جبر اور اختیار کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں حالانکہ یہ دونوں لفظ ہی قرآن سے ثابت نہیں ہیں۔ قرآن کریم سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جبار ہے مگر اس کے معنے اصلاح کرنے والا ہیں اور یہ کہتے ہیں۔ جبر یہ ہے کہ زبردستی کام کراتا ہے حالانکہ یہ کسی صورت میں بھی درست نہیں ہے عربی میں جبر کے معنے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو درست کرنے کے ہیں۔ اور جب یہ لفظ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ بندوں کے خراب

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

سگرٹ نوشی کی قربت

امریکہ میں ہر سال سگریٹ نوشی کی وجہ سے چار لاکھ اموات بتائی جاتی ہیں اور اب ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تمباکو میں جس کیمیاوی مادے کی وجہ سے یہ اموات ہوتی ہیں، کیا وہ کیمیائی مادے ان لوگوں پر اثر نہیں کرتے ہوں گے جو تمباکو نوشی کرنے والوں کے قریب ہوں یا ان کے ساتھ رہتے ہیں یا ان کے ماحول میں کام کرتے ہوں۔ کہتے ہیں کہ مطالعہ جتنا بھی زیادہ کیا جا رہا ہے سگریٹ نوشی کے متعلق۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ واقعی سگریٹ نوشوں کے قریب رہنے والے اس سے بغیر سگریٹ پیئے بھی متاثر ہوتے ہیں بعض لوگ اس کی اہمیت کا اظہار کرتے ہیں اور بعض اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔

امریکہ میں گذشتہ ہفتوں میں ماحولیاتی تحفظ ایجنسی نے ایک رپورٹ ڈرافٹ کے طور پر شائع کی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ اب تک ایسی رپورٹوں کی نسبت سب سے زیادہ مفصل ہے اور اہم بھی۔ اور اس میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو سگریٹ نوشوں کے ساتھ رہتے ہیں یا ان کے ماحول میں کام کرتے ہیں اور زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ ان لوگوں کی سانس کی تکالیف بڑھنے کا امکان ہوتا ہے۔ جو اثر بچوں نے بچپن میں قبول کیا ہوتا ہے وہ بعض بیماریوں کی صورت میں بعد میں ظاہر ہو جاتا ہے اور جو تحقیقاتی مطالعہ کیا گیا ہے اگر اسے پایہ ثبوت تک پہنچایا جا سکے تو سگریٹ کو زہر ہی کا نام دیا جائے گا۔ اگرچہ یہ معلومات کوئی نئی نہیں ہیں اس سے پہلے ۱۹۸۶ء میں بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ ہمارے قارئین جانتے ہوں گے کہ سموکنگ تو ایک ایسا لفظ ہے جو عام طور پر سمجھا جا سکتا ہے لیکن PASSIVE SMOKING بالکل نئی ترکیب ہے پہلے اس کے متعلق کچھ معلوم بھی نہیں تھا اور یہ ترکیب بھی تشکیل نہیں پائی تھی۔ پیسو سموکنگ سگریٹ پینے والوں کے ساتھ رہ کر یا ماحول میں کام کرتے ہوئے سگریٹ نوشوں کے منہ سے نکلنے والے دھوئیں کے اثرات کا نام ہے۔ اب اس کی طرف بہت توجہ دی جا رہی ہے۔ سگریٹ نوشی تو بعض علاقوں میں بعض سفروں کے دوران یا کلیتًا منع کر دی جاتی ہے یا اس کے لئے الگ نشستیں بنائی جاتی ہیں لیکن ان سے دیگر متاثر ہونے والوں کے لئے ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اب پچاس مختلف مقالوں کے ذریعے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ پیسو سموکنگ نہ صرف دس لاکھ (امریکہ میں) بچوں کے دمے کو شدید کر دیتا ہے بلکہ ان کے علاوہ آٹھ ہزار سے چھبیس ہزار تک دیگر بچوں کو دمہ کی بیماری لگ جاتی ہے۔ اسے نمونیا کے ساتھ بھی منسلک کیا گیا ہے اور برانکائٹس کے ساتھ بھی۔ اور کہا جاتا ہے۔ اس سے پھیپھڑوں کے عمل میں بھی سستی آ جاتی ہے اور صحت متاثر ہوتی ہے۔

الغرض پیسو سموکنگ پر اب خاص تحقیق ہو رہی ہے اور جو کچھ اس تحقیق کے دوران اب تک پتہ چلا ہے وہ بھی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم کسی سگریٹ نوش کے قریب نہ بیٹھیں۔ اب اسے ایک اور نام بھی دیا گیا ہے۔ اور وہ ہے SECOND HAND SMOKE سیکنڈ ہینڈ سموک یعنی سگریٹ تو کوئی دوسرا پی رہا ہے اور اس کے اثرات آپ تک بھی پہنچ رہے ہیں۔ امریکہ میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر سال تین ہزار افراد پھیپھڑوں کے کینسر سے ہلاک ہو جاتے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ سموکنگ ہوتی ہے۔ ایک لاکھ پچاس ہزار سے تین لاکھ افراد ایسے ہیں جن کے سانس کی نالی میں انفکشن ہو جاتی ہے خاص طور پر بچے۔ ان میں سے ساڑھے سات ہزار سے پندرہ ہزار بچوں کو ہسپتال لے جانا پڑتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے جو بچے دمہ کی بیماری سے محفوظ ہوتے ہیں۔ ان میں سے آٹھ ہزار سے چھبیس ہزار تک کو اس کی وجہ سے دمہ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

اگر یہ ساری باتیں درست ہیں بلکہ ان کا ایک تھوڑا سا حصہ بھی درست ہو تو انسان اپنے آپ کو اس مصیبت میں کیوں مبتلا کرے۔ آپ حوصلہ کر کے اپنے ساتھ بیٹھے دوست، واقف کار یا اجنبی اگر وہ سگریٹ پی رہا ہو تو اسے سگریٹ پینے سے منع کریں اور اسے بتائیں کہ اس کا نہ صرف اسے نقصان ہے بلکہ آپ کو بھی نقصان کا احتمال ہے۔

رام جنم بھومی

ہندوستان میں بابری مسجد کے قریب مندر کا چبوترا بنا کر جو مندر کی عمارت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اس کے متعلق ایک ہندوستانی صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس تعمیر کو روکا جائے لیکن ہندوؤں کے جنگجو کارکنوں کا کہنا ہے کہ وہ حکومت کی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ فیض آباد ضلع کے مجسٹریٹ سری واستاوا نے کہا ہے کہ انہوں نے جنگجو ہندو پریشد وی۔ ایچ۔ پی سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کام کو روک دیں۔ لیکن چونکہ وہ ایسا کرانے کے لئے قوت استعمال نہیں کرنا چاہتے اس لئے وہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کی یہ بات مان لی جائے گی یا نہیں۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب وہ اچانک اس علاقے کے دورے پر آئے جہاں ہندو ایک رنگ میں مندر کی تعمیر کا آغاز کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ان لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ فوری طور پر مندر پر ہونے والا کام بند کریں۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم نرسیما راؤ نے بھی ایک آل پارٹی میٹنگ منعقد کی تاکہ یہ سوچا جا سکے کہ یہ معاملہ جس پر جھگڑا بڑھنے کا امکان ہے کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک عرصے سے خاصے زیادہ دباؤ کے نیچے ہیں۔ اور دونوں پارٹیاں اپنے اپنے موقف پر اس طرح ڈٹی ہوئی ہیں کہ فیصلہ ہونے میں نہیں آتا۔

کہا جاتا ہے اس مندر کی تعمیر میں بچے جوان بوڑھے اور عورتیں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ وہ رضاکارانہ طور پر ریت اور پتھر اٹھا اٹھا کر اپنے خیال کے مطابق مذہبی خدمت کر رہے ہیں مگر سب لوگ کہتے ہیں کہ وہ مندر روکنے کے سلسلے میں حکومت یا عدالت کی بات بھی نہیں مانیں گے

افغانستان میں عورت کا ووٹ

افغانستان کے وزیر اعظم استاد فرید نے گذشتہ روز (جمعہ) کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ افغانی عورتوں کو ووٹ دینے کا حق مل جائے اس لئے کہ ووٹ دینا اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام میں عورتوں کے ووٹ دینے کی وجوہ موجود ہیں۔ البتہ یہ سوچنا ہوگا کہ یہ ہدف کس طرح حاصل کیا جائے۔ جہاں تک خواتین کے اقتصادی اور سیاسی حقوق کا تعلق ہے۔ انہیں گذشتہ چودہ سال میں وسیع سے وسیع تر کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن موجودہ وقت میں افغانستان کی حکومت پر اسلامی بنیاد پرستوں کا زور ہے جنہوں نے اس بات کا حکم امتناعی جاری کیا ہے کہ شراب نہ فروخت کی جائے اور عورتیں کھلے عام اپنے ننگے سر کے ساتھ باہر نہ آ سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ تعلیم یافتہ عورتیں اس سے خاصی پریشان ہیں یعنی انہیں شاید اس بات کی اجازت نہ ملے کہ حکومت کے دفتروں میں کام کر سکیں یا سیاست میں حصہ لے سکیں۔ جہاں تک افغان کی اس وقت کی لیڈر شپ کونسل کا تعلق ہے وہ انتخابات کی بات تو کرتے ہیں لیکن ابھی تک اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔

استاد فرید نے کہا ہے کہ فی الحال تو حفاظتی دستوں کے ذمہ یہ بڑا کام ہے کہ وہ فساد پیدا کرنے والے لوگوں سے چھٹکارا حاصل کریں۔

ایران / جعلی ڈالر؟

امریکہ میں واشنگٹن کے دو قانون سازوں نے ایران پر جو یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے چھاپہ خانوں میں سو سو ڈالر کے نوٹ اربوں کی تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔ ایران نے اس الزام کو غم و غصہ کے ساتھ مسترد کیا ہے۔ ان دو قانون سازوں نے یہ الزام لگایا ہے کہ شام کی مدد کے ساتھ ایران نے حکومتی چھاپہ خانوں کو سو سو ڈالر کے نوٹ اربوں کی تعداد میں چھاپنے کی سہولت فراہم کی ہے۔ تاکہ تہران کا خسارے کا بجٹ پورا کیا جا سکے اور اسی طرح امریکہ کی اقتصادیات پر بھی برا اثر ڈالا جائے۔ یہ دونوں افراد جن میں سے ایک سینیٹر ہے اور ایک کانگریس کا رکن ہے۔ کانگریس کی ٹاسک فورس کا حصہ ہیں۔ انہوں کہا ہے کہ یہ انتہائی جعلی نوٹ یورپ، ایشیا اور افریقہ میں دیکھے گئے ہیں۔ اور اسی طرح سوویت یونین کی ریاستوں میں بھی پائے گئے ہیں۔ نیویارک میں ایران کے مستقل نمائندہ برائے اقوام متحدہ نے اس الزام کو شدو مد سے مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ ٹاسک فورس نے اس لگائے گئے الزام کے متعلق کوئی ثبوت فراہم نہیں کئے اور یہ محض ان کی غلط سوچ کا نتیجہ ہے کہ وہ ایران پر الزام لگا رہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایران نے کتنی بڑی تعداد میں یہ نوٹ چھاپ دیئے ہیں۔ اور اسے شام کے منشیات کا دھندا کرنے والوں اور دہشت پسندوں کے ذریعے پھیلایا گیا ہے۔ لیکن یہ کہا جا سکتا ہے امریکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہتے ہیں کہ ایران نے ایسا اسلئے کیا ہے تاکہ وہ اپنے خسارے کو پورا کر سکے جو کم از کم بارہ ارب ڈالر تک پہنچتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ اس بات کے خاصے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ امریکہ میں اس وقت یہ الزام اسلئے لگایا گیا ہے کہ اس سے پہلے ایران نے کہا تھا کہ امریکہ بھی اسی قسم کے نوٹ جاری کر رہا ہے۔ امریکی عام طور پر سو ڈالر کا نوٹ روزمرہ کی ضروریات خریدنے کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ یہ نوٹ زیادہ تر منشیات کا کاروبار کرنے والے یا سرکاری افسر سرکاری امور کے لئے یا جو روپے کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے استعمال میں آتا ہے۔ جو ثبوت امریکہ کی کانگریس کی ٹاسک فورس نے اکٹھے کئے ہیں اور جن کا تعلق دہشت گردی اور غیر رسمی جنگ و جدال سے ہے وہ سیکرٹ سروس کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

سوویت انقلاب کے مجرم

سوویت یونین کے سابق صدر میخائل گورباچوف کا تین روز کے لئے تختہ الٹنے والے سوویت رہنماؤں نے اب پھر کسی کارروائی کا اشارہ دیا ہے۔ یہ لوگ جن میں سابق نائب صدر گینا ڈی ینیئے یف اور کے جی بی کے سابق چیف ولا ڈی میر کروشکیف KRYUCHKOV اور کمیونسٹ پارٹی پولیس بیورو کے رکن اولگ شینن OLEG SCHENIN شامل ہیں۔ اس وقت ماسکو میں جیل کاٹ رہے ہیں گذشتہ روز انہوں نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ انہیں سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اگست میں جو انہوں نے کارروائی کی تھی۔ وہ پوری طرح کامیاب نہ ہو سکی۔ گینا ڈی نے کہا کہ میں روسی لوگوں کے سامنے ندامت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ کارروائی کامیاب ہو جاتی تو ان کی زندگیاں بدل جاتیں اور ان کو ان مشکلات میں سے نہ گذرنا پڑتا جن میں سے وہ اب گذر رہے ہیں لیکن میں اپنے اس کام میں ناکام رہا اور لوگوں کی مشکلات بڑھتی رہیں۔ اور اب جن حالات میں سے وہ گذر رہے ہیں وہ خاصے تکلیف دہ ہیں اگرچہ یہ انٹرویو اس سے ایک ہفتہ پہلے نشر کیا جانا چاہیئے تھا لیکن روسی ٹیلی ویژن کے انچارج نے ماسکو ریڈیو کو بتایا کہ ان مجرموں نے سوالوں کے جو جوابات دیئے ہیں وہ ناروا اور نا واجب ہیں۔ بہرحال ان کے انٹرویو سے ایسا لگتا ہے کہ اگر انہیں پھر موقعہ ملا اور وہ اس موقعہ کی تلاش میں رہیں گے تو وہ روس کے تنظیمی ڈھانچے کو بدل کر اسی نہج میں لے آئیں گے جس پر پہلے تھا۔ گورباچوف سے بھی انہیں اسی بات پر اختلاف تھا کہ وہ پرانی باتوں کو چھوڑ کر نئی باتوں کی طرف جا رہے ہیں۔

امیلڈا مارکوس

جب سے امیلڈا مارکوس فلپائن واپس آگی ہیں۔ انہوں نے پہلی دفعہ اپنے ملک سے باہر جانے کا پروگرام بنایا ہے وہ ہانگ کانگ جا رہی ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی واپس آجائیں گی۔ لیکن فلپائن کے صدر فیڈرل ریمس نے ایک حکم نامہ جاری کرتے ہوئے انصاف کے سیکرٹری فرینکلن ڈری لام (DRILOM) اور گنی گنڈو (GUNI GUNDO) جنہیں امیلڈا کے پیچھے اسلئے لگایا ہوا ہے کہ وہ ان کی خاندانی دولت کا مکمل سراغ لگائیں سے کہا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ امیلڈا اس دورے سے واپس فلپائن آجائیں گی۔ امیلڈا کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ وہ ہانگ کانگ تو جا رہی ہیں۔ لیکن اپنے ساتھیوں سے یہ مشورہ کریں گی۔ کہ وہ اپنے خاندان کی دولت کا ایک حصہ فلپائن کی حکومت کو دے دیں اور اس سے مطالبہ کریں کہ ان کے خلاف تمام مقدمات واپس لے لئے جائیں گے اگرچہ جیسا کہ پہلے اس کالم میں کہا گیا ہے عوامی نمائندے اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ خاندان کی تھوڑی سی دولت لے کر مقدمات واپس لے لئے جائیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے پاس پانچ ارب امریکی ڈالر ہیں۔ جو ان کے خاوند نے بیس سال کے عرصے میں جمع کئے تھے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس دولت کا صرف ایک حصہ نہیں بلکہ یہ ساری دولت ملک کو واپس ملنی چاہیے (امیلڈا کو ملک سے باہر جانے سے روک دیا گیا ہے)۔

لیبیا مرنے والوں کا معاوضہ

لیبیا نے اپنے ان دو افراد کو جن پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے لاکربی سکاٹ لینڈ میں پان ایم جیٹ کو تباہ کیا تھا کسی ملک کے حوالے کرنے سے انکار کیا ہے اور لیبیا مسلسل انکار کرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن اب ایک اور شوشہ کھڑا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے رشتہ دار اس جہاز میں ہلاک ہو گئے تھے انہوں نے ان کی ہلاکت کا معاوضہ (دس لاکھ ڈالر) مانگنا شروع کر دیا ہے امریکہ کا خیال ہے کہ لیبیا نے ان خاندانوں سے رابطہ پیدا کر کے یہ نظریہ انہیں دیا ہے کہ وہ امریکہ سے یہ معاوضہ مانگیں تاکہ لیبیا کی طرف سے توجہ ہٹ جائے۔ چنانچہ امریکہ کے ایک سرکاری افسر نے گذشتہ روز کہا کہ ان کا وفاقی بیورو برائے تحقیقات اس بات کی تحقیقات کر رہا ہے کہ کیا وہ لوگ جو یہ معاوضہ مانگ رہے ہیں ان کو لیبیا تو نہیں اکسا رہا۔ این۔ بی۔ سی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہنری امریکہ کے ایک انجیلیکل پرسٹ ہیں۔ اور انہوں نے یہ بات اسلئے پھیلانی شروع کی ہے تاکہ امریکہ کیطرف سے جو لیبیا کیخلاف پابندیاں ہیں انہیں ہٹایا جا سکے۔

سائپرس سے ملنے والی ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ یہ افواہ اسلئے اڑائی گئی ہے کہ لیبیا کی جمہوریہ عظیمہ کو سیاسی طور پر نقصان پہنچایا جائے۔ جیسا کہ احباب جانتے ہیں لیبیا کے دو افراد پر الزام ہے کہ انہوں نے لاکربی سکاٹ لینڈ کے مقام پر ایک امریکی جہاز کو بم کے ذریعے تباہ کر دیا تھا۔ یہاں اس بات کا بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حال ہی میں امریکہ کی ایک عدالت نے فیصلہ سنایا ہے کہ اس جہاز کے انتظامات میں کمپنی نے پوری طرح احتیاط نہیں برتی تھی اور کسی نے کیسٹ میں بم رکھ دیا تھا۔ جس سے یہ جہاز تباہ ہوا۔ یہ بات ابھی تک فیصلہ نہیں ہو پائی کہ یہ کیسٹ جہاز میں کس نے اور کس طرح رکھا تھا۔

انڈونیشیا۔ پرندے ہی پرندے

کہتے ہیں کہ انڈونیشیا کے مغربی جاوا کے ایک جزیرے پر پانچ لاکھ پرندے جن کی ۱۰۲ اقسام ہیں۔ اس سال ہجرت کر کے آئے ہیں۔ یہ بات انڈونیشیا کے ایک اخبار انڈونیشین آبزرور نے گذشتہ روز (سوموار) بتائی۔ جہاں پر قدرتی طور پر پرندوں کو رہنے کا موقعہ ملتا ہے اس کی دیکھ بھال کرنے والے الوان آفندی کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ ان پرندوں کے لئے وہاں ۳۸ ہیکٹر کا علاقہ محفوظ کیا گیا ہے۔ اس جزیرے کا نام بولاڈوڈا (BULAODUA) ہے۔ اور یہ بات انہوں نے تین ماہ کے سروے کے بعد معلوم کی ہے۔ یہ سروے عالمی جنگلی حیات فاؤنڈیشن کے تعاون سے مکمل کیا گیا۔ اس سروے سے پتہ چلا کہ ۱۹۸۷ء میں وہاں چار لاکھ پرندے آئے تھے۔ جبکہ اس دفعہ پانچ لاکھ پرندوں کا آنا ثابت کیا گیا ہے۔ یہ پرندے ایشیا آسٹریلیا اور افریقہ کے مختلف ممالک سے اپریل میں وہاں پہنچتے ہیں اور جولائی تک وہاں قیام کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ وہاں کے قیام کے عرصے میں ان کی تعداد بھی مزید بچے پیدا ہونے کی وجہ سے خاصی زیادہ ہو جاتی ہے یہ علاقہ پہلے آٹھ ہیکٹر پر مشتمل تھا اب اس کو ضرورت کے مطابق بڑھا کر ۳۸ ہیکٹر کر دیا گیا ہے۔ اور یہ ایک مستقل مقام ہے۔ پرندوں کے باہر سے آکر زندگی کا ایک حصہ گذارنے کا۔ کہا جاتا ہے کہ اس علاقے کو سیاحت کے لئے خاص طور پر ترقی دی جائے گی۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اتنی تعداد میں پرندوں کا اور اتنی اقسام کے پرندوں کا یہاں آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہاں کا ماحول ان کے لئے خاص طور پر بچے دینے کے لئے خاصا مفید ثابت ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ کسی ایک جگہ پر اتنی تعداد میں پرندوں کا مختلف ممالک سے آکر قیام کرنا نہ صرف ان کے اپنے لئے آرام کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ دیکھنے والوں کو بھی اچھے نظارے پیش کرتا ہے اور اگر اس جگہ کو ترقی دی گئی تو اس بات کا امکان ہے کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا ایسا علاقہ ہوگا جہاں مختلف ممالک سے پرندے آکر کچھ عرصے کے لئے قیام کرنے اور جسے دیکھنے کے لئے لوگ دنیا کے مختلف حصوں سے آیا کریں گے۔

"گذشتہ چند سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں میں اپنے اپنے اخبار جاری کرنے کے رجحان بڑھ چکے ہیں، تو ساری جماعت کی انتظامیہ کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ جب آئندہ دو تین سال میں یہ بچے سمجھنے کے لائق ہو جائیں یا چار پانچ سال تک سمجھ لیں تو اس وقت واقفینِ نَو کے لئے بعض مستقل پروگرام، بعض مستقل فیچر آپ کے رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوتے رہنے چاہئیں کہ وقفِ نَو کیا ہے؟ ہم ان سے کیا توقع رکھتے ہیں؟ اور بجائے اس کے ایک دفعہ ایسا پروگرام دے دیا جائے جو کچھ عرصہ کے بعد بھول جائے، یہ اخبارات چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تربیتی پروگرام پیش کیا کریں۔ اور جب ایک حصہ راسخ ہو جائے تو پھر دوسرے کی طرف متوجہ ہوں، پھر تیسرے کی طرف متوجہ ہوں، واقفین بچوں کی علمی بنیاد وسیع ہونی چاہیئے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

یہ خبر پورے ملک میں کرب و دکھ اور غم و اندوہ کے ساتھ سنی گئی ہو گی کہ عاشورہ کے روز پشاور میں کوہاٹی گیٹ کے علاقے میں نامعلوم افراد کی فائرنگ اور جوابی فائرنگ سے سرکاری اطلاع کے مطابق چھ اور غیر سرکاری اطلاع کے مطابق نو افراد ہلاک اور بیس زخمی ہو گئے۔ جیسا کہ اس قسم کے حادثات کے موقع پر عموماً ہوتا ہے، واقعات کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں متضاد اطلاعات اور دعوے سامنے آنا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ صحیح صورتحال کسی غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات ہی کے ذریعے سامنے آسکتی ہے۔ ان سطور کے تحریر کئے جانے کے وقت تک کوئی سرکاری پریس نوٹ بھی جاری نہیں کیا گیا۔ جس سے معاملے کی تہہ تک پہنچنے میں مدد مل سکتی۔ بہر کیف یہ المیہ جس طرح بھی ظہور پذیر ہوا۔ اس پر غم اور دکھ کا اظہار ہی کیا جائے گا۔ ویسے ہمیں امید ہے کہ پشاور کی ضلعی انتظامیہ اور صوبائی حکومت فوری طور پر اس حادثے کی عدالتی تحقیقات کا حکم دیں گی تاکہ اہل ملک کو یہ معلوم ہو سکے کہ کون سا فریق کس حد تک قصوروار ہے اور اس کے خلاف کیا کارروائی ہونی چاہیئے۔

وطن عزیز میں مذہبی فرقہ واریت نے ایک مستقل وجہ نزاع، وجہ فساد اور لاینحل مسئلے کی حیثیت اختیار کر لی ہے اور ہر چند روز اور چند ہفتوں بعد بدقسمتی سے کسی نہ کسی شہر یا علاقے سے تصادم کی اطلاع موصول ہو جاتی ہے۔ اس مرض کی جڑیں کتنی دور تک پھیل چکی ہیں۔ اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ پشاور جیسا شہر جہاں فرقہ وارانہ تصادم کا کوئی واقعہ شاذ ہی ہوتا تھا اور جہاں محرم الحرام کی تقریبات ہمیشہ امن و سکون سے گزر جاتی تھیں، اس دفعہ وہ بھی اس آگ کی لپیٹ میں آگیا۔ سال گذشتہ کے دوران ملک کے مختلف مقامات پر فرقہ وارانہ تصادم کے واقعات کثرت سے رونما ہونے کے باعث اس دفعہ متعلقہ حکام نے صورتحال پر نظر رکھنے اور کسی ناپسندیدہ واقعہ کے ظہور کو روکنے کے لئے خصوصی اقدامات اور احتیاطی تدابیر کا اہتمام کیا تھا۔ بعض مقامات پر پولیس کے علاوہ قانون نافذ کرنے والے کچھ دوسرے اداروں کو بھی چوکنا اور ہوشیار کر دیا گیا تھا۔ کم از کم دو مقامات گوجرانوالہ اور جہلم سے یوم عاشور سے صرف ایک دو روز پہلے کافی مقدار میں اسلحہ اور بم برآمد کئے گئے جو کہا جاتا ہے امن و امان کو درہم برہم کرنے کے لئے رکھے اور فراہم کئے گئے تھے۔ انتظامی مشینری کی چوکسی اور بیداری کی وجہ سے، بالعموم محرم کی تقریبات خیر و عافیت سے گزر گئیں۔ حتیٰ کہ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے اپنے پیغام میں اس امر پر اطمینان کا اظہار بھی کر دیا کہ محرم کی نویں اور دسویں کو فرقہ وارانہ تصادم کے جو اندیشے وسیع حلقوں میں ظاہر کئے جا رہے تھے، وہ بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں۔ مگر افسوس کہ اگرچہ خطرے کے بعض دوسرے مقامات محفوظ رہے لیکن پشاور جیسا اہم صوبائی دارالحکومت فرقہ واریت کی لپیٹ میں آگیا۔ ان سطور کے تحریر کئے جانے کے وقت تک شہر میں کشیدگی کی فضا پائی جاتی ہے، پرانے شہر میں جلوس نکل رہے ہیں اور نعرہ بازی جاری ہے۔ ہمیں امید ہے کہ امن و امان کی ذمہ دار مشینری صورتحال کو مزید بگڑنے سے بچانے میں کامیاب رہے گی۔

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک واجب الاحترام اور لائق تعظیم ہیں۔ انہوں نے حق و صداقت کی سربلندی کے لئے جو عظیم قربانی دی، ملت کا ہر فرد بلالحاظ عقیدہ و مسلک اس کا قدردان اور معترف ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ بعض مذہبی رہنما اور پیشوا اپنے اپنے مسلک کی تبلیغ اور اشاعت کرتے وقت احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور دین کی روح اور مسلمہ تعلیمات پر زور دینے کی بجائے اختلافی بحثوں میں پڑ جاتے ہیں جس سے امت کی وحدت پارہ پارہ ہوتی اور فقہی اختلافات وجہ تصادم بن جاتے ہیں۔ قرآن حکیم میں جگہ جگہ فرقہ واریت کی مذمت آئی ہے اور کسی بھی مسلک کا راسخ فی العلم مذہبی پیشوا ایسی باتوں پر زور نہیں دے سکتا جو ملت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی ہو۔ افسوس ہم اپنا ملی تشخص فراموش کرتے جا رہے ہیں اور محض شیعہ اور سنی بن کر رہ گئے ہیں۔ جناب صدر، وزیر اعظم، قائد حزب اختلاف اور دوسرے متعدد اکابرین نے عاشورہ کے موقع پر اپنے پیغامات میں قوم کو سازشی عناصر سے خبردار کیا تھا اور قومی اتحاد اور یکجہتی کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنے پر زور دیا تھا۔ اس تلقین کا اگرچہ بالعموم خاطر خواہ اثر ہوا لیکن پشاور کے افسوسناک واقعہ نے پوری قوم کو افسردہ اور غمگین کر دیا ہے۔ بطور قوم ہمیں اس سوال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ ہمارے فہم اسلام اور تصور مذہب میں کوئی خامی تو نہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم مذہب کے مقدس نام پر ایک دوسرے کا خون بہانے پر تل جاتے ہیں؟ پاکستان کے جملہ ارباب مذہب، علماء و ذاکرین کو بھی سنجیدگی سے اس سوال پر غور کرنا چاہیئے کہ آیا وہ دین کی تبلیغ اس طرح کر رہے ہیں جس طرح اس کے کرنے کا حق ہے۔ پاکستان کے عوام کی غالب اکثریت امن پسند اور صلح کل ہے اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ عاشورہ کے روز سنیوں نے بڑی تعداد میں اپنے شیعہ بھائیوں کے لئے ٹھنڈے مشروبات کا انتظام کیا۔ بدقسمتی سے ملک میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو نزاع و فساد کو ہوا دیتے ہیں۔ ہر پاکستانی کو مسلک اور فرقے کے اختلاف سے بالاتر ہو کر افتراق و انتشار پیدا کرنے والے عناصر کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیئے اور ایسی فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنے میں ممد و معاون ہونا چاہیئے جیسی تحریک پاکستان کے زمانے میں دیکھنے میں آئی تھی۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

شدہ کاموں کو درست کرنے والا اور اس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ دوسروں کے حق کو دبا کر اپنی عزت قائم کرنے والا۔ لیکن یہ معنے تب کئے جاتے ہیں جب بندوں کی نسبت استعمال ہو خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال نہیں کئے جاتے اور نہ کئے جا سکتے ہیں کیونکہ سب کچھ خدا کا ہی ہے۔ یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ وہ دوسروں کے حقوق تلف کر کے اپنی عزت قائم کرتا ہے۔

علاوہ ازیں تدبیر کا لفظ ان معنوں پر پوری روشنی نہیں ڈالتا جن کی طرف اشارہ کرنا اس سے مقصود ہے۔ کیونکہ تدبیر کے معنی عربی زبان میں کسی چیز کو آگے پیچھے کرنے کے ہیں۔ اور مراد اس سے انتظام لیا جاتا ہے۔ لیکن انتظام کا لفظ اس جگہ کچھ بھی نفس مسئلہ پر روشنی نہیں ڈالتا۔

اب رہا اختیار۔ اس کے معنے ہیں جو چیز پسند آئے وہ لے لینا پس اگر خدا تعالیٰ نے انسان کو اختیار دے دیا ہے تو جو جس کو اچھا لگا وہ اس نے لیا اور جو عمدہ نظر آیا وہ کیا۔ پھر اس کو کسی فعل پر سزا کیسی تو یہ لفظ بھی غلط ہے۔

اصل میں قرآن شریف سے جو الفاظ ثابت ہیں وہ یہ ہیں۔ قدر۔ تقدیر قضاء۔ تدبیر الٰہی اور ان کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے کسب اور اکتساب کے لفظ رکھے ہیں۔

پس قرآن کریم کی رو سے اس مسئلہ کا نام تقدیر الٰہی اور اکتساب یا قدر الٰہی اور کسب یا قضاء الٰہی اور کسب ہوگا۔ اب میں ان ناموں کے ماتحت اس مسئلہ کی تشریح کرتا ہوں۔

اول تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم نے تقدیر الٰہی کے مقابلہ میں بندہ کے لئے کسب اور اکتساب کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور یہ لفظ بندہ ہی کے لئے استعمال ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ کے لئے نہیں استعمال ہو سکتا کیونکہ کسب کے معنے کسی چیز کی جستجو کرنی اور اس کو محنت سے حاصل کرنے کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نہ جستجو کرتا ہے نہ کسی بات کو محنت سے حاصل کرتا ہے۔ ہر چیز اس کے تابع فرمان ہے۔ اور اس کے ایک ذرا سے اشارہ پر اس کی رضا کو پوری کرنے کے لئے تیار ہے۔ پھر وہ تکلیف سے بالکل پاک ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یوں ہو جائے اور اسی طرح ہو جاتا ہے۔ پس اس کے لئے کسب کا لفظ استعمال نہیں ہو سکتا۔ اور اس لفظ کے استعمال سے جو امتیاز قائم ہو گیا ہے۔ وہ اور کسی لفظ سے نہیں ہو سکتا تھا۔

ان الفاظ کی مختصر حقیقت بیان کرنے کے بعد اب میں اس سوال کی طرف آتا ہوں کہ قرآن کریم سے کیا ثابت ہے۔ کہ وہ بندوں سے کس طرح معاملہ کرتا ہے۔ آیا ان کا ہر ایک فعل اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے۔ یعنی صدقہ خیرات۔ خوش خلقی ہمدردی یا چوری ڈاکہ ٹھگی سب کچھ خدا ہی کراتا ہے۔ یا یہ کہ بندوں کو اس نے چھوڑ رکھا ہے کہ وہ کمائیں اور جیسا جیسا وہ کمائیں ویسا ویسا بدلہ پائیں۔ قرآن کریم سے دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیئے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے۔ اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنی نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے۔ بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۳۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص۱ سے آگے

لائے ۔ حضور کا خطاب پاکستانی وقت کے مطابق رات کے دس بجنے میں پانچ منٹ پر شروع ہوا اور رات بارہ بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح حضور نے لگ بھگ ڈھائی گھنٹے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں آج اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا منادی بن کر یہاں آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر سارا سال اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہیں۔ اللہ کے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں دنیا بھر میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں ان پر ہو رہی ہیں اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں اللہ کی رحمت نازل نہ ہو رہی ہو حضور نے فرمایا ہمیں بہت سی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ مگر بہت کام ابھی کرنا باقی ہے اس لئے جتنی توفیق ہے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔

نئے ممالک میں احمدیت

حضور نے فرمایا کہ میں یہاں جو بیان کرنے آتا ہوں وہ بڑی بڑی رپورٹوں کا خلاصہ در خلاصہ ہوتا ہے مگر پھر بھی سارا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں لیکن جو لوگ اعداد و شمار سننے کے عادی نہ ہوں ان کو نیند آنے لگتی ہے۔ اس لئے میں ساتھ ساتھ ایمان افروز واقعات بھی بیان کروں گا کیونکہ میں تو سلانے نہیں بلکہ جگانے کے لئے آیا ہوں۔ اس لئے آپ اس شان سے جاگیں کہ ساری دنیا کو جگا دیں۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ سال تک ۱۲۶ ممالک میں احمدیت قائم تھی۔ اس سال ان میں ۴ ممالک کا اضافہ ہونے کے بعد اب احمدیت ۱۳۰ ممالک میں قائم ہے ان ممالک میں بحرالکاہل کے دو جزائر گوام اور ایک اور جزیرہ اور سابق سوویت یونین کے دو ممالک لتھوانیا اور بیلورشیا ہیں۔ حضور نے فرمایا گذشتہ آٹھ سال میں جبکہ ہماری مخالفت بہت بڑھی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۰ نئے ممالک میں احمدیت رائج ہو چکی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے امامت کی ذمہ داریاں اٹھائے۔ اس سال دس سال ہو گئے ہیں۔ اس لئے آج میں اپنے خطاب میں اپنے دورِ امامت کے دس سالوں کا تذکرہ کروں گا۔

چنانچہ ۱۹۸۲ء میں دنیا کے ۸۷ ممالک میں احمدیت موجود تھی۔ دس سال کے اندر آج ۱۳۰ ممالک میں احمدیت نافذ ہو چکی ہے۔

بحرالکاہل کے جزائر میں احمدیت پھیلانے کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے محترم افتخار احمد صاحب ایاز صاحب کا خاص تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا اس رضا کار خادم دین کی کوششوں سے بحرالکاہل کے ۱۰ جزائر میں احمدیت قائم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے حد و حساب اجر عطا کرے۔ مکرم افتخار احمد ایاز صاحب حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے داماد ہیں۔

ملک وار نئی جماعتوں کا قیام

حضور نے فرمایا پاکستان کے علاوہ اس سال دنیا بھر میں ۳۴۲ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں جبکہ ۴۳۳ مقامات پر احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جہاں جماعت قائم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر باقاعدہ تنظیم اور جماعت کا مرکز قائم ہے جبکہ پودا لگنے سے مراد یہ ہے کہ اس جگہ پر چند احمدی موجود ہیں باقاعدہ تنظیم ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اس طرح سے دونوں صورتوں کو ملا کر اس سال ۷۷۵ نئی جماعتیں عطا ہوئی ہیں۔ اس طرح گذشتہ دس سال میں ۳۸۲۴ نئی جماعتیں حاصل ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے ضمن میں ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افریقہ کا بر اعظم سر فہرست ہے۔ افریقی قوم بہت وسیع حوصلہ رکھنے والی ہے کھلا ذہن اور منطقی سوچ رکھتے ہیں انکی پسماندگی صرف اقتصادی میدان میں ہے ورنہ علمی روحانی اور ذہنی اعتبار سے انہوں نے اپنی صلاحیتوں میں ساری دنیا کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا میں جہاں احمدیت کو ترقی ملتی ہے وہاں سختیاں بھی ہوتی ہیں تشدد بھی ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنی مدد ظاہر کرتا ہے اس ضمن میں صرف پاکستان کا شکوہ نہ کریں یہ بات ہماری تربیت کا حصہ ہے کہ ہم خدا کے نام لیوا ہیں اور اس جرم میں ہمیشہ دنیا سے سزا پاتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے کئی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

نئی بیوت الذکر کا قیام

حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ذکر کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس سال ہمیں ۳۰۷ بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق حاصل ہوئی جبکہ ۸۰، زیر تعمیر ہیں۔ پچھلے دس سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۹۰ یعنی قریباً ڈیڑھ ہزار بیوت دنیا کے مختلف علاقوں میں قائم کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس کے علاوہ اس سال ۸۰۶ بیوت الذکر اپنے امام اور نمازیوں سمیت احمدیت کو مل گئی ہیں۔

حضور نے فرمایا مغربی ممالک میں بھی خوبصورت اور تقویٰ پر نئی بیوت الذکر تعمیر ہو رہی ہیں۔ اصل چیز تقویٰ ہے جس کی بنیاد پر بیوت الذکر بنائی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ٹورانٹو میں بیت الذکر کی تعمیر کا ذکر کیا اور اس کے لئے حیرت انگیز مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا۔

ایک مخلص احمدی نے ایک ہزار ڈالر دیئے۔ پھر ان کی بیوی نے اپنا زیور پیش کیا۔ مگر اس پر بھی انہوں نے گھر جا کر کہا کہ میری اس مالی قربانی سے تسلی نہیں ہوئی براہ کرم آئیں اور میرے گھر کا سارا سامان بیچ کر اس کی رقم بیت الذکر کی تعمیر میں صرف کر دیں۔

ایک مخلص احمدی عورت نے بیت الذکر کے لئے گرانقدر چندہ دیا تو انہوں نے بتایا کہ میری شادی کا سارا زیور جو گم ہو گیا تھا اس قربانی کے نتیجہ میں اچانک مل گیا ہے۔ میں اللہ کے حضور شکرانے کے طور پر یہ سارا زیور بھی بیت الذکر کی تعمیر کے لئے پیش کرتی ہوں۔

ایک اور فدائی احمدی نے ۲۵ ہزار ڈالر کا عطیہ دیا اور ان کی اہلیہ نے ۳ ہزار ڈالر کا عطیہ دیا لیکن کمپیوٹر کی غلطی سے ان کے نام بھی ۲۵ ہزار ڈالر کے عطیہ کا اعلان ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس غلطی کو اللہ کی رحمت تصور کرتی ہوں یہ مزید ۲۲ ہزار ڈالر کا چیک ارسال ہے
حضور نے فرمایا دنیا کے لوگ تو کمپیوٹر کی غلطی ہو جانے سے رقم طلب کرتے ہیں مگر احمدی کا جوش ایمان یہ ہے کہ وہ کمپیوٹر کی غلطی کو اپنے ایمان میں اضافے تصور کرتا ہے اور مزید ہزاروں ڈالر قربانی کر دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طالب علم کی شاندار قربانی کا بھی ذکر کیا جس نے اپنے اخراجات کے ایک ہزار ڈالر چندہ میں دے دیئے اور کہا کہ اگلے ماہ کی مجھے کوئی فکر نہیں میرا خدا خود انتظام کر دے گا۔ چند ہفتوں کے بعد اسے حکومت کی طرف سے اطلاع ملی کہ یہ ۱۴۰۰ ڈالر مزید وصول کرو کیونکہ غلطی سے یہ تمہیں نہیں دیئے گئے یہ بھی تمہاری رقم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ کسی کو اپنی قربانی دکھانے کی ضرورت نہیں صرف اللہ سے رابطہ کرو اور اس کو اپنی قربانی دکھاؤ وہ آخرت میں تو اجر دے گا ہی۔ اسی دنیا میں حساب برابر کر دیتا ہے۔

یورپ میں نئے مراکز کا قیام

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سال پولینڈ، ناروے، لتھوانیا اور ڈنمارک میں ایک ایک نیا مرکز قائم ہوا ہے۔ اس طرح اب یورپ میں جماعت احمدیہ کے مراکز کی تعداد ۴۰ ہو گئی ہے۔ پچھلے دس سال کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ۱۹۸۲ء میں یورپ کے ۸ ممالک میں ۱۲ مراکز تھے۔ جبکہ اب خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں ۱۵ ممالک میں ۴۰ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ پہلے مراکز بہت ہی چھوٹے تھے اور جماعت کی ضرورتوں کے لئے بہت ناکافی تھے اب تو اتنے بڑے بڑے مراکز بن گئے ہیں کہ ایک مرکز بھی پہلے کے سارے مراکز پر حاوی ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک مخلص احمدی کی پیشکش کا ذکر فرمایا جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اب جہاں بھی نیا مرکز بنانا ہو مجھے بتایا جائے میں اپنے خاندان کی طرف سے ایک پورے مشن کا خرچہ ادا کروں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا چنانچہ اب جبکہ پولینڈ میں مرکز بننا تھا تو میں نے ان کو اندازے سے ذرا زیادہ خرچہ بتایا جو کہ انہوں نے فوراً ادا کر دیا۔ جب پولینڈ کا مرکز بنا تو اس میں سے خاصی رقم بچ گئی۔ اور یہ رقم لتھوانیا میں ایک نئے مرکز کے قیام کے لئے کافی تھی۔ اس طرح سے اس فدائی احمدی نے ایک مرکز کا وعدہ کر کے دو مراکز کے قیام کا ثواب حاصل کر لیا۔

وقارِ عمل

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وقارِ عمل کے ذریعے غیر معمولی لگن سے بوسیدہ اور پرانی عمارتوں کو نئی خوبصورت عمارتوں کی شکل میں ڈھالا جا رہا ہے۔ وقارِ عمل میں حصہ لینے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس اور پیار دلوں میں جاگزیں ہوتا ہے۔

امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ۸۲ء میں امریکہ میں جماعت کے ۶ مراکز تھے جو کہ اب دس سال کے بعد ۲۲ ہو چکے ہیں۔

افریقہ میں نئے مراکز کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس وقت افریقہ کے ۱۸ ممالک میں ہمارے ۱۵۷

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۲ راگست۔ کبھی کبھی بادل منڈلانے اور ہوا چلنے کے باوجود گرمی اور حبس میں زیادہ کمی نہیں ہوئی۔

○ ربوہ کے محکمہ بجلی نے اطلاع دی ہے کہ ۵۔ ۸۔ ۱۱ اور ۱۳ اگست کو صبح ساڑھے پانچ بجے سے بعد دوپہر ساڑھے تین بجے تک یعنی مسلسل دس گھنٹے بجلی بند رہے گی۔ آج بھی اسی ضمن بجلی صبح ۶ بجے سے بند ہے۔

○ چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان دریائے چناب کے دونوں پل عام ٹریفک کے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔ کئی ماہ تک یہ دونوں پل ہلکی مرمت کے لئے بند رہے جس سے علاقے کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

○ سندھ آپریشن کے تحت وڈیروں کے خلاف ایکشن تیز کر دیا گیا ہے زرعی اصلاحات کی خلاف ورزی کر کے زائد زمین رکھنے والے بڑے زمینداروں کے بارے میں اراضی کے سرکاری ریکارڈ کی چھان بین تیز کر دی گئی ہے۔ تمام کارروائی زمینداروں اور وڈیروں کو نوٹس دیئے بغیر خفیہ طور پر کی جا رہی ہے۔

○ اٹھمقام سیکٹر میں بھارتی فوج کی زبردست گولہ باری سے ایک سرکاری ریسٹ ہاؤس اور چار مکان مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اقتدار کی منتقلی کے بعد آئینی تبدیلیاں کریں گے اور اس کے لئے ۱۹۷۳ء کے آئین کو نقطہ آغاز بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا وسیع مینڈیٹ چاہتے ہیں کہ فوج اور سول حکومت کے تعلقات جیسا اختلافی مسائل کو حل کر سکیں تاہم ہم فوج کو آئین سے بالاتر کردار کے لئے نہیں کہہ رہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی استحکام کا انحصار اس بات پر ہے ہم کس طرح سول اور فوج میں بہتر تعلقات قائم کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نام نہاد مذہبی اور سیاسی جماعتوں کی گھٹن میں نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے ایم کیو ایم سے اتحاد کی بات کو قبل از وقت قرار دیا۔

○ امریکہ نے کویت میں ڈھائی ہزار فوج بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ بکتر بند اور پیدل دستوں کو بھی تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان مسٹر عطاء اللہ خان مینگل نے کہا ہے کہ پی ڈی اے کسی کے کہنے پر احتجاج کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کو جی ایچ کیو میں بلایا جانا ستم ظریفی ہے انہوں نے کہا کہ اختیارات فوج کے ہاتھ میں ہیں جو عوام کو منتقل کئے جانے چاہئیں تاہم انہوں نے سندھ میں جاری فوجی آپریشن کو درست قرار دیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اقتدار میں واپسی کی خوشبو سونگھ رہی ہیں یہ بات برطانیہ کے ممتاز روزنامے گارجین نے بتائی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ ایم کیو ایم کے استعفوں کے باعث قائد حزب اختلاف سیاسی پردے کے پیچھے سے مضبوط بن کر ابھر رہی ہیں۔

○ پی ڈی اے کی درخواست پر سندھ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔

○ وزیر اعظم قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ لیں گے وزیر اعظم نے تمام وزراء اور آئی جے آئی کی حلیف جماعتوں کے اراکین اسمبلی کو حاضری یقینی بنانے کی ہدایت کر دی ہے۔ اگر اپوزیشن نے تحریک عدم اعتماد پیش کی تو وزیر اعظم اپنے حامیوں کو زیادہ تعداد میں پیش کر سکیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہفتہ کی شام بلاول ہاؤس کراچی میں غلام مصطفیٰ جتوئی سے ملاقات کی۔

○ بارسلونا اولمپکس میں پاکستان ہالینڈ کو دو کے مقابلے میں تین گول سے ہرا کر سیمی فائنل میں پہنچ گیا ہے۔ میچ بیحد دلچسپ اور سنسنی خیز رہا۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ صدر پر ایسی کوئی پابندی نہیں کہ وہ اجلاس کے دوران اسمبلی نہیں توڑ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اب حکومت مسلم لیگ کی ہے جس کے صدر محمد خان جونیجو ہیں اس لحاظ سے وہ وزارت عظمیٰ کا حق جتا رہے ہیں۔

○ ملتان پولیس نے انجمن سپاہ صحابہ کے صوبائی صدر کو ۸ کارکنوں سمیت گرفتار کر لیا ہے۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ۸ کارکنوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملتان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

بقیہ ص۱ کالم ۴ سے آگے

ہی ہیں دوبارہ انفارکشن ہوئی۔ اس پر ڈاکٹروں نے تشویش کا اظہار کیا اور انجیوگرافی کا فیصلہ کیا۔ انجیوگرافی کے نتیجہ میں سرجنوں نے فوری طور پر بائی پاس کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین بائی پاس کئے گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ آپریشن کامیاب رہا۔ سیدی حضرت اقدس کی دعاؤں کے علاوہ احباب جماعت کی پرخلوص دعاؤں کے طفیل کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوئی۔ خاکسار تقریباً دو ہفتے سے زائد ہسپتال میں رہنے کے بعد پرسوں گھر واپس آگیا ہے۔ طبیعت میں کمزوری ہے۔ کچھ آپریشن کے بعد کی معمول کی تکلیفیں ہیں اللہ نے چاہا تو وقت کے ساتھ دور ہونگی کینیڈا سے میرے بڑے بیٹے عزیزی ماہر احمد، آپریشن سے پہلے یہاں پہنچ گئے تھے۔ میری اہلیہ بھی پاکستان سے آگئیں مگر آپریشن کے تین دن بعد پہنچیں۔ یہاں عزیزہ امۃ الحئی بنت صاحبزادی امۃ الرشید و میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور ان کے میاں عزیزی ڈاکٹر خالد احمد عطاء نے شب و روز خدمت کی اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں سرخرو کرے۔ پاکستان سے، یورپ سے امریکہ سے، بھارت سے بے شمار پیغامات پہنچے اور دعائیں کی گئیں۔ میں سب احباب جماعت کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں ملتجی ہوں کہ آئندہ بھی خاکسار کے اہل و عیال کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ: ص۷ سے آگے

باقاعدہ مراکز قائم ہیں جبکہ ۱۹۸۲ء سے اب تک ۷۸ نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا دنیا میں اس وقت کل ۱۲۷ مشن ہاؤسز ہیں جن کا انتظام جماعت احمدیہ نے سنبھالا ہوا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں مراکز کو سنبھالنا بڑے بڑے ملکوں کے لئے بھی ممکن نہیں ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کے مخلصین کی مالی قربانی کے نتیجہ میں یہ سارا کام ممکن ہو گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے افضال ہم پر جتنے برسیں گے اتنی ہی زیادہ ہماری رفتار اور تیز ہوتی جائے گی۔

(اس تقریر کی باقی تفاصیل آئندہ پیش کی جائیں گی)۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

زنانہ ملبوسات کی تیاری کا
بہترین مرکز
لون کے مختلف ڈیزائن اور پرنٹ میں سلے سلائے زنانہ سوٹ سلے سلائے برقعے۔ سلے سلائے مردانہ شلوار قمیص جدید ترین جاپانی مشینوں پر ہر قسم کی سلائی کا بہترین انتظام
حیدر بوتیک ریلوے روڈ بالمقابل یوٹیلٹی سٹور۔ ربوہ

کامیاب دوائی
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ
مکمل کورس ۹ ماہ قیمت ۱۳۰/- روپے
مرض اٹھراء کا کامیاب علاج
حب اٹھراء۔ ہمدرد نسواں
قیمت فی ڈبی ۱۲/- روپے
زدجام عشق سپیشل
مکمل کورس قیمت ۴۸۰/- روپے
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

قدیمی اولین مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷۰
برانچیں
کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

پتہ